JQSS *(Journal of Quranic and Social Studies)*

2022, 2(1), 102 -112

حلال وحرام کے متعلق شرعی معیارات

Shari'ah standards regarding halal and haram

Gul Ahmed
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan Quetta

Keywords
Shari'ah, halal and haram, standards, human nature, system of life.

Gul Ahmed (2022 Shari'ah standards regarding halal and haram, *JQSS Journal of Quranic and Social Studies*, 2(1), 102:112.

Abstract: *The religion of Islam is a complete system of life, For Muslims, halal food has a fundamental religious significance, Muslims in any corner of the world use halal food, From the word food, the focus is on food and drink But this is a limited concept ,Nowadays, the term halal food is used in a broad context Halal food refers not only to chicken and beef but also to halal food services and beverages cosmetics, perfumes, even rice, water, poultry food ,leather and textile products. In the preparation of which the Islamic point of view is given special importance and care is taken that no haraam element is included in it. Islam also gives us complete guidance regarding halal food because in the light of Shari'ah, the food that is obtained will be considered halal. The religion of Islam encourages its followers to eat halal food, because halal food has a profound effect on human nature. Where we are encouraged to eat halal food, we are also encouraged to avoid haraam food, Analyzing these injunctions of Islam regarding individual and collective life, they can be summarized in two words, halal and haraam.*

Corresponding Author: Email: ahmedgul190@gmail.com

Content from this work is copyrighted by *JQSS* which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited

تمہید

جن چیزوں کو شریعت مطہرہ نے حرام قرار دیا ہے اس کے اسباب اور وجوہات کیا ہیں؟ اس کو شریعت نے حرام جو قرار اس کی وجوہات ہیں:

کسی چیز کے حرام ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

1. کسی چیز کا قرآن وحدیث کی روشنی میں حرام ہونا جیسے مردار، خنزیر، بہتا ہوا لہو اور وہ چیزیں جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔
2. سکر: کسی چیز کا نشہ آور ہونا کیونکہ انسان ان کو پینے کے بعد اس کی عقل سلامت نہیں رہتی جیسے شراب وغیرہ۔
3. مضر ہونا: کسی چیز کا نقصان دہ ہونا انسان کو پتہ ہے اس چیز کو استعمال کرنے سے مرض بڑھے گا یا جان چلی جائے گی وغیرہ۔
4. نجس ہونا: وہ چیزیں جو ناپاک ہوتی ہیں گندگی کی وجہ سے نہیں کھائی جاتیں۔
5. کرامت: مراد عزت انسانی، انسان کا محترم ہونا، اس لیے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے عزت، کرامت کی وجہ سے اس کے اعضاء اور اجزاء کا استعمال حرام ہے۔
6. افتراس: جانور کا شکاری ہونا یا درندہ ہونا جانوروں کو حرام قرار دینے کی بنیاد وجہ یہی ہے۔ کسی بھی جانور کی حلت وحرمت کے حوالے سے فقہائے کرام اس کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ آیا وہ جانور شکاری جانوروں میں سے ہے یا نہیں اس لیے ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد الطریفی اپنی کتاب "احکام الاطمعۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ" میں لکھتے ہیں:

"السبب الخامس الافتراس: و ذلک اذا کان الحیوان مفترساً کالاسد و الذئب و النمر و الفهد فهو محرم"(1)

پہلا معیار: منصوص محرمات

منصوص محرمات سے مراد وہ محرمات ہیں جن کو قرآن و سنت نے حرام قرار دیا ہو کیونکہ کسی بھی چیز کو حرام قرار دینے کا سب اہم و بنیادی ماخذ قرآن وحدیث ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں اپنی کتاب میں حلال کر دی ہیں وہ حلال ہیں جو چیز حرام کر دی ہے وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی وہ عافیت (معاف) ہے اور اللہ کی طرف سے عافیت کو قبول کرو۔(2)

منصوص محرمات کی قسمیں

فقہاء نے کسی چیز کے حرام ہونے کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک قطعی دوسری ظنی۔(1) قطعی نص سے ثابت حرمت محرمات کو حرام اور ظنی نصوص سے ثابت محرمات کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔(2) عموم وخصوص: ایک وہ چیزیں ہیں جن کو قرآن مجید میں نام لے کر ذکر کیا گیا جیسے شراب، خنزیر، مردار، جان بوجھ کر جن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو، بلندی سے گرنے والے جانور وغیرہ۔ دوسری وہ اشیاء ہیں جن کا ذکر صراحتاً تو نہیں آیا لیکن وہ کسی نہ کسی فقہی قاعدے کے تحت آکر حرام ہو جاتی ہیں۔

دوسرا معیار: نقصان دہ چیزیں

اس کو عربی میں "مضر" کہا جاتا ہے۔ اسباب حرمت میں یہ بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَنفِقُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلقُوا بِاَیدِیکُم اِلَی التَّھلُکَۃِ وَ اَحسِنُوا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ المُحسِنِینَ
(3)

"اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو"

اسی طرح خودکشی اور قتل نفس کو بھی فقہاء سببِ حرمت بتاتے ہیں۔

حلت وحرمت کی وجہ

کسی بھی چیز کو شریعت اسلامیہ میں حلال یا حرام قرار دیا جاتا ہے تو اس کی وجہ ہوتی ہے اس کو مقصد خمسہ کہتے ہیں۔ مثلاً جان، مال، عقل، انسان کا دین اور نسل کا تحفظ وغیرہ۔

کفر و شرک کو اس لیے حرام قرار دیا کہ اس میں دین کا نقصان ہے، شراب کو اس لیے حرام قرار دیا کہ اس میں عقل کا نقصان ہے، خود کشی اور قتل انسانی کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں انسان جان کا نقصان ہے۔ زنا و بدکاری کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں نسل انسانی کا نقصان ہے۔ چوری اور ڈکیتی کو اس لیے حرام قرار دیا گیا کہ اس میں انسانی مال کا نقصان ہے۔

دین اسلام میں انسان کو کسی نہ کسی وجہ سے حرام چیزوں سے بچانا ہے جو نقصان دینے والی ہیں۔

نقصان دہ اشیاء کی علت و اقسام

مضر اشیاء کی تین قسمیں ہیں:

1. زہریلی اشیاء
2. منشیات
3. مخدرات

1۔زہریلی اشیاء

اس کو سمیات بھی کہتے ہیں۔ اس میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جو انسان کے لیے جان لیوا ہیں جیسے زہر، سلو پوائزن اور اور وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو انسانی جسم کو فوراًتو نہیں لیکن رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہوں۔

حدیث پاک میں ہے:

"جس نے اپنے آپ کو زہر دے کر مار ڈالا تو اس کا وہ زہر اس کے ہاتھوں میں ہو گا اس حال میں کہ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے اس کو گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا۔"(4)

اس بنا پر زہر اور اس جیسی مضر اشیاء فقہاء امت کے نزدیک حرام ہیں۔

منشیات

اس کو عربی میں مفترات کہا جاتا ہے اس کے معنی ہیں ڈھیلا کرنا، کمزور کرنا یا ٹھنڈا کر دینا۔ شریعت اسلامی میں مفترات سے مراد وہ چیزیں ہیں جو انسان کی عقل و حواس پر اثر انداز ہو کر فتور پیدا کر دیں جیسے شراب، افیون وغیرہ جس کو اردو زبان میں منشیات سے تعبیر کرتے ہیں اور انگریز میں Drugs سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ادرۃ البحوث العلمیۃ والافتاء سعودی عرب میں سمینار منعقد ہوا اس کے چھٹے سمینار میں منشیات، مفترات کی تعریف یوں کی گئی:

"**المفتر ماخوذ من التفتير والافتار و هو مايورث ضعفا بعد اقوة وسكوناً بعد حركة**"(5)

"المفتر افتار یا تفتیر سے ماخوذ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قوت کے بعد کمزور ہو جانا، حرکت کے بعد ساکن ہو جانا وغیرہ"

اور اس کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے:

"**المسكر هو ماغطى العقل والمفتر (المخدر) كما يقول الخطابي هو كل شراب يورث الفتور والحذر**"(6)

"نشہ آور چیزوں یعنی سکر سے مراد وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ دے یا عقل کو لے جائے اور خطابی نے کہا ہر وہ شراب جو عقل و حواس کو لے جائے۔"

مفترات کے حکم کے حوالے سے ام المومنین سیدہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشیلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔[7]

مخدرات

اس سے مراد ایسی اشیاء ہیں جس سے انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے عربی زبان میں خدر کے دو معنیٰ آتے ہیں ایک پردہ دوسرا اندھیرا، کیونکہ نہ انسان کی فعل پر پردہ ڈال دیتا ہے یا عقل پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ظاہرہ ہے ایسی اشیاء کے استعمال سے انسان اپنی عقل کھو بیٹھے گا اور بے ہوش ہو جائے گا یا عقل کام کرنا بند کر دے گی تو ظاہر ہے بلا وجہ ایسی اشیاء کا استعمال ناجائز و حرام ہے۔ ایسی چیزیں انسان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دیتی ہیں۔ ادھر ایک قید لگائی بلاوجہ ظاہر ہے انسان کا آپریشن ہو تو بیہوش کرنا لازمی ہے اس کو تکلیف سے بچانے کے لیے تو اس صورت میں وہ گنہگار نہیں ہو گا کیونکہ جان بچانا ضروری ہے۔

ردالمختار میں ہے کہ:

"و تحریم اکل البنج و الحشیشة ھی ورق العنب و (الافیون) لانه مفسد العقل و یصدعن ذکر اللہ و عن الصلوٰۃ"

ردالمختار میں اس کا جزیہ موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ استعمال القلیل، منه جائز، بخلاف القدر المضر۔[9]

تیسرا معیار: نشہ آور ہونا

عربی میں اس کو سکر، اسکار کہتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ، ما اسکر کثیرۃ فقلیله حرام"[10]

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر وہ چیز جس کی کثرت نشہ لائے اس کی قلیل بھی حرام ہے۔"

اس اصول کی رہ سے ہر نشہ آور اشیاء کی بلاوجہ استعمال حرام ہے۔

سکر کی تعریف:

ایسی غفلت جو سرور کی وجہ سے عقل پر آتی ہے کسی نشہ آور شئے کھانے یا پینے والی اشیاء استعمال کرنے کی وجہ سے۔[11]

حکم: سوال یہ ہے کہ نشہ آور چیزیں کہاں تک حرام ہیں اور کہاں تک حرام نہیں ہیں؟ امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ نشہ آور چیزوں کا مصداق وہ چیزیں ہیں جن کے استعمال سے استعمال کرنے والی عقل سلامت نہ رہے یعنی وہ زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے اور دوسرا قول صاحبین کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے مراد ایسی اشیاء ہیں جس سے ہوش وحواس سلامت نہ رہے اور انسان بہکی بہکی باتیں کرنے لگے کیونکہ سزا کا دارومدار ہر نشے پر نہیں ہے اس سے کونسا مراد اس جزئیہ کی بنیاد پر امام ابو حنیفہؒ کا قول معتبر ہے۔

امام شامی نے درالمختار میں لکھا ہے:

"نشہ سے مراد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت، زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے اور صاحبین کے نزدیک اس کا کلام غلط ملط ہو جائے۔"[12]

بحر الرائق میں ہے:

"اس کی عقل زائل ہو جائے نشہ کی تعریف میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ نشہ جسے سے عقل زائل ہو جائے اور آدمی مرد و عورت زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکے۔"[13]

حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لا یشرب الخمر حین یشرب بھا وھو مومن"[14]

"شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پیئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کا دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔"[15]

اسی طرح ایک دوسری حدیث پاک میں ہے:

"من زنی و شراب الخمر نزع اللہ منه الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسه"[16]

"جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے"

حدیث پاک میں ہے:

"ثلثة لا یدخلون الجنة الادیوث والرجلة من النساء و مدمن الخمر"[17]

"تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت اور شرابی"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر وہ چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے کسی نشہ آور چیز کو پیا اس کی 40 دن کی نمازیں ناقص ہو جائیں گی اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا اور اس نے چوتھی بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو طینۃ الخبال سے پلائے پوچھا گیا طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔[18]

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ حسن نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے خمر پینے کی بنا پر اسی (80) کوڑے مارے۔[19]

خمر کی تعریف آئمہ کے نزدیک

امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمھم اللہ کے نزدیک ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اس کے پینے پر حد واجب ہے خواہ قلیل مقدار میں پیئے یا کثیر مقدار میں۔[20]

سرخسی امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے متعلق لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے خمر کو حرام قرار دیا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خمر اس لیے کچے شیرے کا نام جو پڑے پڑے جوش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے اس کی دلیل قرآن مجید ہے ﴿اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا﴾ (یوسف:36) (میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں) میں نے خواب میں دیکھا میں خمر نچوڑ رہا ہوں۔ یعنی انگوروں کو نچوڑ رہا ہوں، جو خمر ہو جائیں گے۔[21]

علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں کہ:

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف خمر حرام قطعی ہے اس کا پینا، پلانا، بیچنا، خریدنا، رکھنا سب حرام قطعی ہے خمر کے علاوہ تین مشروب اور حرام ہیں ایک بازق ہے یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو پکنے کے بعد ایک تہائی رہ جاتا ہے یا جو پڑے پڑے جوش کھانے لگے اور جھاگ چھوڑ دے۔ دوسرا سکر ہے یعنی تازہ کھجوروں کا کچا شیرہ جب جھاگ چھوڑ دے۔ تیسرا النقیع الزبیب یعنی کشمش کا کچا شیرہ جو پڑے پڑے جھاگ چھوڑ دے۔[22]

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب الھدایۃ میں علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں:

"خمر ایک قطرہ بھی پی لیا جائے تو حد لازم ہو گی اور باقی تین شرابوں کے پینے سے حد تب لازم ہو گی جب نشہ ہو جائے"[23]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خمر مطلقاً حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر مشروب میں سے نشہ آور مقدار کو حرام کیا گیا۔[24]

امام بیہقیؒ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔[25]

حافظ الہیثمی نے لکھا بعض سندوں کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے۔[26]

شراب کے حرام ہونے کی تاریخ

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ:

"میں نے سورۃ مائدہ کی تفسیر میں لکھا تھا کہ شراب فتح مکہ کے سال 8 ہجری میں فتح مکہ سے پہلے حرام کی گئی تھی پھر میں نے دیکھا علامہ ومیاطی نے اپنی سیرت میں جزم کے ساتھ لکھا ہے کہ شراب کو حدیبیہ کے سال حرام کیا گیا اور حدیبیہ کا واقعہ 6 ہجری میں ہوا تھا اور ابن اسحاق نے لکھا ہے یہ حکم بن نضیر کے واقعہ میں نازل ہوا تھا اور یہ جنگ احد کے بعد کا واقعہ ہے اور واقعہ میں راجح قول کے مطابق یہ 4 ہجری کا واقعہ ہے لیکن اس پر اعتراض ہے کہ صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو میں (انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اور میں اس وقت قوم میں سب سے چھوٹا تھا۔ تو اگر 4 ہجری میں شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت چودہ سال کے ہوں گے پھر وہ ان میں سب سے چھوٹے کیسے ہوئے؟"[27]

چوتھا معیار: کسی چیز کا قابلِ نفرت ہونا

قرآن مجید کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ تمام خبیث چیزیں حرام ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيهِمُ الخَبٰٓئِثَ [28]

قابل نفرت چیزوں کی ضد طیب آئی ہے کیونکہ لفظ طیب خبیث کی ضد ہے اور خبیث اہل عرب کے ہاں قابل نفرت اور ناپسندیدہ چیزوں کے لیے مستعمل ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبٰتِ مَا رَزَقنٰكُم [29]

"حلال کرتا ہے انکے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں"

علامہ ابن عاشور فرماتے ہیں کہ:

"والطيبات صفة المحذوف معلوم من السياق، اى الاطعمة الطيبات، وهى الموصوفة بالطيب، اى التى طابت، واصل معنى الطيب معنى الطهارة والزكاء"[30]

طیبات سے مراد پاک

طیب کا اطلاق مباح شرعی پر ہوتا ہے کیونکہ اباحت شرعی کسی چیز کے پاک ہونے اور نقصان سے سلامتی کی دلیل ہوتا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

يَسـَٔلُونَكَ ماذا اُحِلَّ لَهُم قُل اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمتُم مِّنَ الجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا اَمسَكنَ عَلَيكُم وَ اذكُرُوا اسمَ اللّٰهِ عَلَيهِ [31]

" تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ان کے لئے حلال ہے کہہ دے تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں اور جو سدھاؤ شکاری جانور شکار پر دوڑانے کو کہ ان کو سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تم کو سکھایا ہے سو کھاؤ اس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے واسطے"

اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ اپنی تفسیر "تفسیر کبیر" میں فرماتے ہیں کہ:

"ان کثیر آیات میں لزیذ اور طیبات کی اباحت پر دلالت ہے یہ کھانوں میں حلال و حرام کھانوں کی معرفت کی طرف رجوع میں قانون اور اصل کبیر ہے۔"[32]

امام نوویؒ اپنی کتاب "مجموع شرح المہذب" میں فرماتے ہیں:

"قل احل لكم الطيبت، قالا اصحابنا وغيرهم وليس المراد بالطيب هنا الحلال"[33]

یعنی ہمارے اصحاب اور دیگر کے نزدیک یہاں طیب سے مراد حلال نہیں ہے۔ کسی چیز کے قابل نفرت ہونے کا حکم اس وقت لگے گا جب وہ وصف بالفعل موجود مثلاً لقمہ منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دینا برکت کے لیے یا بچے کی آسانی کے لیے ایسا کرنا سمجھ میں آتا ہے لیکن اس کے برعکس دیکھا جائے تو لعاب کوئی پسند نہیں کرتا۔

کسی چیز کے طیب اور خبیث ہونے میں معتدل اور سلیم الطبع لوگوں کے مزاج اور طبیعت کا اعتبار ہوگا چاہے وہ اہل عرب سے ہوں یا غیر عرب سے۔ اگر مثلاً ہم مختلف علاقوں کے لوگوں کی طبیعتوں کا اعتبار کریں تو اس حلال و حرام میں اضطراب پیدا ہوگا کیونکہ یہاں اختلاف طبیعت، ذوق اور مزاج میں ہے جو ہر علاقے کے لوگوں کی جداگانہ ہے اور ایک علاقے کے لوگوں کی طبیعت دوسرے علاقے کے لوگوں پر ڈالنا آسان نہیں ہوتا۔ یہاں کسی چیز کے حلت یا حرمت کے اعتبار سے بات کی جائے تو طیب اور خبیث کے معیار حلت و حرمت کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس معیار میں حلت و حرمت کا قول کیا جائے اس کے مقابلے میں کوئی منصوص نص نہ آتی ہو اور اگر آتی ہے تو پھر نص کا ہی اعتبار ہوگا اور نص کے خلاف کسی انسانی طبیعت و مزاج کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً دودھ میں مکھی کا گر جانا یا گرا ہوا لقمہ صاف کر کے کھا لینا ان چیزوں کی حلت نصوص سے ثابت ہے یہ چیزیں نص کی وجہ سے حلال ہی تصور ہوں گی کسی نے ذوق اور طبیعت کو دیکھتے ہوئے اس کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جس چیز میں خبیث کا وصف پایا جائے وہ جمہور کے نزدیک مکروہ و حرام ہے۔ لفظ طیب جو یہاں ایک فقہی اصطلاح ہے یہ لفظ نظیف کے مترادف بالکل نہیں ہے طیب ہونا حلال کے لازمی شرائط میں سے ہے البتہ شرعی طور پر یہ مستحب ہے۔ انسان جو چیز استعمال کرے وہ حلال اور طاہر ہونے کے ساتھ ساتھ ستھری بھی ہو کیونکہ نظیف ہونا کسی چیز کے حلال ہونے کے لیے کوئی شرعی شرط نہیں ہے اس لیے کسی حلال چیز کو نظیف نہ ہونے کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پانچواں معیار: ناپاکی (نجس) نجاست

کسی چیز کا نجس ہونا اشیاء کی حرمت کا ایک سبب ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کے داخلی استعمال سے منع فرمایا یعنی نجاست کو غذا بنانے سے منع فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں جہاں لفظ "رجس" آیا وہاں (فاجتنبوا)، (فلا تقربوا) بھی آیا ہے۔ یعنی اس سے دوری اختیار کرنے کا حکم شریعت نے دیا۔

نجاست کی تعریف

نجاست کے لغوی معنی ہیں ناپاکی، گندگی۔ اصطلاح فقہاء کے نزدیک ایسی ناپاکی یا گندی چیز جس کا گندا یا ناپاک ہونا شریعت سے ثابت ہو۔ (34)

امثلہ نجاست:

نجاستوں کی مثالوں کی بات کی جائے تو اس میں خنزیر، شراب، ہر بہنے والا لہو، مردار، بول و براز، لید وغیرہ شامل ہیں۔

نجس اور خبیث میں فرق:

کسی چیز کا نجس ہونا شرعی دلیل سے ثابت ہوتا ہے جبکہ خبیث جمہور فقہاء کے نزدیک حرمت اشیاء کی علت اس کا دارومدار طبعی کراہت پر ہے۔

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

(1) کپڑا وغیرہ پھیر لینا (مسح): یہ ان چیزوں میں خاص ہے جنہیں دھویا نہیں جاتا بلکہ کسی کپڑے یا کاغذ وغیرہ سے صاف کر لیا جاتا اور دوسرا یہ کہ وہ چیزیں شفاف ہوں جیسے آئینہ، تلوار وغیرہ۔

(2) تبدیل ماہیت: اس کو استحالہ بھی کہتے ہیں کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا / تبدیل کر دینا جیسے شراب کو کسی نئے مٹکے میں سرکہ بنا دینا یہ بھی تبدیل ماہیت ہے سرکہ جائز ہے۔

(3) دباغت: خنزیر اور آدمی کی کھالوں کے علاوہ دیگر کھالوں کو نمک یا دھوپ میں رکھ کر ان سے رطوبت الگ کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہیں۔

(4) دھونا: ناپاک کپڑا صحیح طریقے سے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

اس کی اور بھی مثالیں ہیں مثلاً کھودنا، جلانا، کھرچنا، سوکھ جانا، حیوان کا ذبح کرنا وغیرہ۔

احترام انسانیت

احترام انسان سے مراد یہ ہے کہ انسانی جسم کے کسی عضو کی بھی بیع جائز نہیں ہے اگرچہ وہ کھانے کے لیے یا لباس پہننے کی صورت میں ہو۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے کہ:

"قلنا: حرمة الانتفاع به لكرامته لا لنجاسته"(35)

"فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کی کرامت (احترام کی وجہ سے اس سے نفع اٹھانا حرام ہے نہ کہ نجس ہونے کی وجہ سے"

درندے جانوروں یا پرندے

اس کو عربی افتراس اور سبعیت کہتے ہیں یعنی وہ جانور جو دوسرے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھاتے ہیں وہ جانور جو اپنے دانتوں سے شکار کرتے ہیں۔ جبڑوں والے جانور جیسے چیتا، شیر، کتا وغیرہ اسی طرح وہ پرندے جو اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں جیسے چیل، باز وغیرہ یہ سب جمہور علماء کے نزدیک چاہے وہ شوافع ہوں، احناف ہوں، حنابلہ ہوں سب کے نزدیک حرام ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ:

"نهى رسول الله ﷺ عن كل ذی ناب من السباع"(36)

"ایسے جانور جو جبڑے کے دانتوں سے کھاتے ہیں درندہ جانور سے حضور ﷺ نے منع فرمایا"

مسند امام احمد میں ہے کہ:

"ان رسول الله ﷺ نهى عن كل ذی ناب من السباع و عن كل ذی مخلب مين الطير"(37)

"رسول اللہ ﷺ نے جبڑے کے دانتوں والے درندہ جانور اور ہر پنجے والے پرندے کھانے سے منع فرمایا"

"ان رسول الله ﷺ كل ذی ناب من السباع فاكله حرام"(38)

"جبڑے کے دانتوں والے ہر درندے جانور کا کھانا حرام ہے"

المحیط البرہانی میں ہے کہ:

"اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ حیوانات کی قسمیں ہیں ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن میں خون نہیں ہے جیسے مکھی، بھڑ، مچھلی اور ٹڈی اور اس کے علاوہ ان میں سے سوائے مچھلی اور ٹڈی کے کوئی حلال نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ ٹڈی کسی علت کی بنا پر مری ہو یا علت کے بغیر حیلہ مچھلی اگر بغیر علت کے مری ہے تو جائز ہے اور اگر علت کے ساتھ مری ہے تو بھی جائز ہے۔"(39)

حوالہ جات (*References*)

1. الطریفی، عبد اللہ بن محمد، احکام الاطعمۃ فی الشریعہ الاسلامیہ، ۱۶۶

Al-Tarifi, Abdullah bin Muhammad, Ahkam al-Ata'ma fi Shari'ah al-Islamiyah,166.

2. نیساپوری، المستدرک علی الصحیحین، (شبیر بردار، لاہور، س۔ن)، ۳:۳۱۷

Nisapuri, Al-Mustadrik Ali Al-Sahihin, Shabbir Bardar, Lahore3: 317

3. البقرہ:۱۹۵

Al-Baqara: 195

4. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، حدیث ۵۷۷۸۔

.Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami 'al-Sahih, Hadith 5778

5. مجموعة من العلماء والباحثين، مجلة مجمع الفقه الاسلامی، الجزء الثامن، (مجمع الفقه اسلامی، طرابلس، ليبيا، ١٣٦٦)

Majmua min al ulama Waal Bahiseen,mujalla majma ul alfiqa alislami,turablas,lybia,1366

6. ایضاً۔ *Ibid*

7. بریلوی، احمد رضا خاں، العطایا النبویہ فی الفتاویٰ رضویہ (، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور،) ۴ :۶۵۱

Barelvi, Ahmad Raza Khan, Al-Atta Bilnabawiyah Fi Al-Fatawa Rizviyah, published by Raza Foundation, Lahore,4:651

8. شامی، محمد امین ابن عابدین، ردالمختار، مطبوعہ (داراحیاء التراث العربی، بیروت)، ٦ :۴۵۷

Shami, Muhammad Amin Ibn Abedin, Rid Al-Mukhtar, published by .Darahiya Al-Tarath Al-Arabi, Beirut, 6: 457

.9 ایضاً۔ *Ibid*

10. ابو داؤد، السنن، کتاب الاشربہ (، مبطع مجتبائی، لاہور)، ۲ :۵۱۸

Abu Dawud, Al-Sunan, Kitab al-Ashraba, Mubta'ah Mujtaba'i, Lahore, 2:518

11. مدنی، محمد انس، خزائن التعریفات، (الضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)، ۱۹۲

Madani, Mohammad Anas, Treasures of Definitions, Al-Duha Publications, Lahore, 2013:192.

12. شامی، محمد امین ابن عابدین، درالمختار، ۴ :۳۱

Shami, Muhammad Amin Ibn Abidin, Dar al-Mukhtar,4: 31

13. ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق، (دارالکتب العلمیہ، بیروت،) ۵ :۳۰

Ibn Najim, Zainuddin, Al-Bahr Al-Raiq, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut, 5;30

14. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الاشربہ، ۲ :۸۳۶

Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami 'al-Sahih, Kitab al-Ashrabah, 2:836.

15. ابن ماجہ، السنن، ابواب الاشرابة، باب لعنت الخمر، (مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی،) ۲۵۰

Ibn Majah, Al-Sunan, Abwab Al-Ashrabat, Bab Laanat Al-Khumr, published by HM Saeed Company, Karachi,250.

16. حاکم، مستدرک علی الصحیحین، ۱ :۲۲

.Hakim, Mustadrak Ali Al-Sahihin, 1: 22

17. ہیثمی، علی بن ابو بکر، مجمع الزوائد، دارالکتاب العربی، ۴ :۳۲۷

Haithami, Ali ibn Abu Bakr, Majma 'al-Zawaid, Dar al-Kitab al-Arabi, 4: 327

18. ابو داؤد، السنن، ۲: ۱۶۲

Abu Dawud, Al-Sunan,2:162

19. الصنعانی، عبد الرزاق، المصنف، (مطبوعہ کتب اسلامی، بیروت، ۱۳۹۰ھ)، ۷: ۳۷۹

Al-Sana'ani, Abdul Razzaq, Author, Islamic Books, Beirut, 1390 AH, 7:379

20. قرطبی، محمد بن احمد، الجامع الاحکام القرآن، (مطبوعہ النشادات ناصر خسرو، ایران،) ۳: ۵۲

Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami 'al-Ahkam al-Quran, published by Nasir Khosrow, Iran, vol. 3, p. 52.

21. السرخسی، محمد بن احمد، کتاب المبسوط، (مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت،) ۲: ۲۴

Al-Surakhsi, Muhammad ibn Ahmad, Kitab al-Mabsoot, published by Dar al-Ma'rifah, Beirut, 2:24

22. شامی، محمد امین ابن عابدین، ۵: ۲۸۸

Shami, Muhammad Amin Ibn Abidin, 5:288

23. المرغینانی، علی بن ابو بکر، ہدایہ اخیرین، (مطبوعہ شکرۃ علمیہ، ملتان،) ۴۹۵

Al-Marghinani, Ali ibn Abu Bakr, Hidayah Akhirin, published by . Shukrat al-Ulamiya, Multan,495

24. اصبہانی، احمد بن عبد اللہ، مسند امام اعظم (مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی،) ۳۵۴

Isbahani, Ahmad bin Abdullah, Musnad Imam Azam, published by .Muhammad Saeed & Sons, Karachi,354

25. احمد بن شعیب، نسائی، السنن، (مطبوعہ نور محمد کارخانہ، کراچی،) ۲: ۲۸۹

Ahmed bin Shoiab Nisai, Al-Sunan, published by Noor Mohammad Karkhana, Karachi,2:289

26. ہیثمی، علی بن سلیمان، مجمع الزوائد، ۵: ۵۳

Haithami, Ali ibn Sulayman, Majma 'al-Zawaid, 5:53.

27. عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۱ھ،) ۱۰: ۳۱

Asqalani, Ahmad bin Ali Ibn Hajar, Fateh al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari, Lahore Press, 1401 AH, 10:31

28. الاعراف: ۱۵۷۔

Al-Araf :157

29. البقرۃ: ۱۷۲

Al-Bqara :172

30. محمد طاہر بن عاشور، التحریر والتنویر، الدار التونسیہ، ۶: ۱۱۱

Muhammad Tahir ibn Ashur, Tahrir wal-Tanveer, Al-Dar al-Tunisia, 6:111

31. المائدہ:۴

Al-Maida:4

32. قادری، محمد خان، فضل قدیر ترجمہ تفسیر کبیر، (مرکز تحقیقات اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۲ء،)۱۱: ۳۱۶

Qadri, Muhammad Khan, Fazal Qadir Translation of Tafsir Kabir, .Islamic Research Center, Lahore, 2012, 11:316

33. نووی، محی الدین، کتاب الجموع شرح المہذب للشیرازی،۹ :۴۶

Nawawi, Mohi-ud-Din, Kitab al-Jumu ', Sharh al-Muhdhab il-Shirazi, 9:46

34. ابن نجیم، زین الدین، البحر الرائق،۱ :۶۴

Ibn Najim, Zainuddin, Al-Bahr al-Ra'iq,1:64

35. زیلعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، (دار الکتب العلمیہ،)۳:۷۸

Zailai, Uthman bin Ali, Tabein Al-Haqaiq Sharh Kunz Al-Daqaiq, Dar Al-Kitab Al-Alamiya,3: 78

36. احمد بن حنبل، المسند، (دار الفکر، بیروت،)حدیث ۱۷۱۷۴

Ahmad ibn Hanbal, Al-Musnad, Dar al-Fikr, Beirut, Hadith 17174

37. ایضاً،۲۸:۴۱۰۔ Ibid:28:410

38. ایضاً۔ Ibid

39. برھان الدین، محمد بن احمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، (مطبوعہ دار لکتب العلمیہ، بیروت،)۱۰:۴۷۸

Burhanuddin, Muhammad bin Ahmad, Al-Muheet Al-Burhani Fi Al-Fiqh Al-Nu'mani, published by Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, 10:478